سانحہ لاہور

تحریر!
مولانا سیف الرحمٰن صاحب الفلاح

سانحہ لاہور تاریخ کے باب میں ایک منفرد اور عظیم سانحہ ہے۔ یہ تاریخ کے دامن میں ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ اس سے جماعت اہلحدیث کا اس قدر نقصان ہوا ہے جو الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا۔ مولانا عبدالخالق قدوسی جیسے جید عالم اسکی نذر ہو گئے۔ وہ وقتاً فوقتاً اپنی نگارشات سے قوم کو نوازتے تھے۔ جماعت ان کو نہایت قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھتی تھی مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی ملک میں مشہور و معروف خطیب تھے۔ ان کی تقریریں عوام میں بے حد مقبول تھیں وہ ہر وقت سٹیج پر کھڑے ہو کر حق و صداقت کی آواز بلند کرتے تھے آج بھی لوگ ان کی تقریروں کی کیسٹیں گھروں میں لگا کر شوق سے سن رہے ہیں۔ افسوس! جب ان کی تقاریر کی دھوم اور شہرت ہوئی اور لوگ دور دراز علاقوں سے جوق در جوق ان کی حق و صداقت پر مبنی اور سیرتِ رسولؐ کے بیان سے معمور اور خوش الحانی سے قرآن پاک پڑھنے کی آواز سننے کے لئے آنے لگے تو ان کی عمر نے وفا نہ کی اور اللہ کو پیارے ہو گئے۔

ان دونوں کی شہادت اور دیگر اہلِ حدیث افراد کی شہادت کے صدمے سے قوم چور چور ہو گئی تاہم علامہ مرحوم کو ہسپتال میں پڑے دیکھ کر اپنے جذبات پر قابو پا لینے اور اللہ سے شہداء کی بلندیٔ درجات اور علامہ مرحوم کی صحت یابی کی دعائیں کرتے، چنانچہ مسجدوں میں، گھروں میں اور بازار میں علامہؒ کے لئے دعائیں ہو رہی ہیں کہ الٰہی جماعت اہلِ حدیث کے اس مایہ ناز سپوت کی زندگی طویل فرما اور اسے شفاء کاملہ اور عاجلہ عنایت فرما۔ ان کے داغ مفارقت دینے کے بعد جماعت یتیم ہو جائے گی پھر اس کا والی وارث کون ہو گا لیکن اللہ کی تقدیر کے سامنے انسان کی تدبیر بے بس ہے۔ ان کے علاج معالجہ کے سلسلہ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ پھر سعودی حکومت نے خصوصی طور پر ان کا علاج معالجہ کیا۔ لیکن تمام حیلے وسیلے اور علاج بے کار ثابت ہوئے۔ وہ اپنا فرض ادا کر کے اور جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہہ کر ہم کو مفارقت ابدی کا صدمہ دے کر جنت البقیع میں آرام فرما ہوئے۔

میرا پیغام

آخر میں جماعت کے علماء، فضلاء، دانشوروں، ائمہ و خطباء، خواص و عوام سے گذارش کروں گا کہ:-

واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا کے علمبردار بنیں۔ اپنی صفوں میں اتحاد و یک جہتی کی فضا برقرار رکھیں اور متفقہ طور پر ایوانِ حکومت میں یہ آواز پہنچائیں کہ سانحہ لاہور کے مرتکبین کو حکومت فوراً گرفتار کرے اور تختۂ دار پر لٹکائے تاکہ آئندہ کسی کو ایسی گھناؤنی سازشیں کرنے کی جرأت نہ ہو۔ اپنے ملک کے ہر باشندے کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کرنا حکومت کا اولین فرض ہے اس لئے حکومت کو اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کیلئے فوراً قاتلوں کا سراغ لگانا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی ہمارا مشن کتاب وسنت کی ترویج۔ توحید وسنت کی نشر و اشاعت، شرک و بدعات کا قلع قمع اور طاقتوں سے ٹکرا کر انہیں پاش پاش کرنا ہے۔ سہ

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

بقیہ :۔ چشم دید واقعہ

میرے منتظر تھے۔ میں نے یہ واقعہ سنایا تو ناصری صاحب نے اگلے روز یہ اشعار دیئے جسے میں نے "اہل حدیث" میں شائع کیا۔ آپ بھی وہ اشعار پڑھ لیں سہ

کمالِ جرأتِ کردار و جوشِ حق گوئی
یہی رہا ہے جہاں میں نشانِ اہلحدیث
ہے سرد آتش داؤدؒ و سوزِ اسمٰعیلؒ
فقط ظہیر ہے اب ترجمانِ اہلحدیث

مجھے جب بھی یہ واقعہ یاد آتا ہے تو علامہ اقبال کا یہ شعر زبان پر آجاتا ہے

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

شاید آغا صادق مرحوم نے بھی ایسے ہی مواقع پر لکھا تھا سہ

جس میں کچھ جرأتِ اظہارِ سخن ہوتی ہے
کم سے کم اس کی سزا دار و رسن ہوتی ہے